سوال

(292)اس (شخص) کے نکاح کا حکم جوپہلے نماز نہیں پڑھتا تھا...

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں پہلی عمر میں نماز نہیں پڑھتا تھا اواسی حالت میں شادی کرلی، الحمداللہ اب اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت عطافرمادی ہے، سوال یہ ہے کہ کیا میرا عقد نکاح صحیح ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر بوقت عقد تمہاری بیوی بھی تمہاری طرح نماز نہیں پڑھتی تھی تو عقد نکاح صحیح ہے اوراگر وہ نماز پڑھتی تھی تو پھر تجدید نکاح واجب ہے کیونکہ مسلمان عورت کےلئے کافر سے نکاح کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلا تُنكِحُوا المُشرِكينَ حَتّىٰ يُؤمِنوا ﴿٢٢١﴾... سورة البقرة

’’مشرک مرد جب تک ایمان نہ لائیں، مومن عورتوں کوان کی زوجیت میں نہ دینا۔‘‘

اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ مشرکوں کی مسلمان عورتوں سے شادی نہ کروحتیٰ کہ مسلمان ہوجائیں، نیز سورۃ الممتحنہ میں ارشادباری تعالیٰ ہے:

فَإِن عَلِمتُموهُنَّ مُؤمِنـٰتٍ فَلا تَرجِعوهُنَّ إِلَى الكُفّارِ ۖ لا هُنَّ حِلٌّ لَهُم وَلا هُم يَحِلّونَ لَهُنَّ ﴿١٠﴾... سورة الممتحنة

’’اگر تم کو معلوم ہوکہ مومن ہیں توان کو کفار کے پاس واپس نہ بھیجو کہ نہ یہ ان کو حلال ہیں اورنہ وہ ان کو جائز۔‘‘

اورمعلوم ہے کہ ترک نماز کفر اکبر ہے خواہ تارک اس کے وجوب کا انکارنہ بھی کرے،چنانچہ اس مسئلے میں علماء کا صحیح ترین قول یہی ہے کیونکہ نبی اکرمﷺنے فرمایا ہے:

((العهد الذي بيننا وبينهم الصلاة فمن تركها فقد كفر)) (جامع الترمذي)

’’ہمارے اور کافروں کے درمیان عہد نماز کا ہے جواسے ترک کردے تووہ کافر ہے۔‘‘

اس حدیث کوامام احمدؒاوراصحاب سنن اربعہ نے صحیح سندھ کے ساتھ روایت کیا ہے نیز آنحضرتﷺکاارشاد ہے:

((إن بین الرجل وبین الشرک والکفر ترک الصلاة)) (صحیح مسلم)

’’آدمی اور شرک و کفر کے درمیان فرق نماز سے ہے۔‘‘

تابعی جلیل حضرت عبداللہ بن شقیق عقیلیؒ فرماتے ہیں کہ اس بات پر تمام صحابہ کرامؓ کا اجماع ہے کہ تارک نماز کافر ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب النکاح : جلد 3 صفحہ 270

محدث فتویٰ